

## 312556- سرکاری سطح پر بست زیادہ فطرانہ مقرر کیا گیا تو غریب پڑوسیوں کی جانب سے فطرانے کا آپس میں ہی تبادلہ کرنے کا حکم

سوال

یہ سوال میں سے موصول ہوا ہے کہ: حکومت کی جانب سے فطرانے کی قیمت ادا کرنے کا اعلان کیا گیا ہے، سائل ایک غریب بستی کا باسی ہے، وہاں پر معاشری حالات بہت سُلگین میں، تو بستی کے غریب افراد نے فیصلہ کیا کہ آپس میں ہی فطرانے کا لین دین کر لیں؛ کیونکہ سب کے سب ہی غریب ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کرنا جائز ہے کہ پڑوسی ایک دوسرے کے ساتھ طے کر لیں کہ وہ ایک دوسرے کو فطرانہ دیں گے، یعنی جس نے کسی کو اپنا فطرانہ دیا تو لینے والا اپنا فطرانہ اسی دینے والے کو دے گا، تو کیا ایسے کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

اگر مسلمان کے پاس اپنی اور اپنے اہل و عیال کی عید کے دن اور رات کی ضرورت سے زیادہ انماج ہو تو ہر چھوٹے بڑے، اور مرد عورت پر ایک صاع انماج کا بطور فطرانہ فرض ہے۔

یہ فطرانہ غریبوں اور مسکین میں تقسیم کیا جائے گا، اس کی مقدار ایک صاع انماج ہے۔

فطرانے کے معاملے میں سرکاری سطح پر مذکورہ صورت سے بہت کر کچھ بھی لازمی قرار دیا جائے گا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، مثلاً: حکومت ایک صاع سے زیادہ یا صاع سے زیادہ انماج کی قیمت فطرانے کے لیے مقرر کرتی ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہم نے قیمت کا تذکرہ امام ابو حنیفہؓ کے موقف کے مطابق کیا ہے، اگرچہ جمصور فطرانے میں نقدی قیمت ادا کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے میں ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو کہ آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر فرض کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ فطرانہ عید کی نماز کے لیے جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔"

اس حدیث کو بخاری: (1503) اور مسلم: (984) نے روایت کیا ہے۔

دوم:

اگر کسی انسان پر فطرانہ واجب ہو جائے اور وہ غریب بھی ہو تو اگر کوئی اسے فطرانے کا انماج دے تو خود لے بھی سختا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی جیلہ نہ کیا جائے، مثلاً یہ غریب شخص کسی کو اس شرط پر فطرانہ دے کے وہ اپنا فطرانہ ادا کرتے ہوئے یہی انماج اسی کو دوبارہ واپس کر دے۔

جیسے کہ "کشف القناع" (254/2) میں ہے کہ:

"غیریب شخص بھی اپنا فطرانہ اور زکاۃ ایسے شخص کو دے سختا ہے جس سے اس نے خود بطور زکاۃ یا فطرانہ اسے وصول کیا ہے، کیونکہ واپس وصولی ایک نئے سبب کی وجہ سے ہوتی ہے، اور اس کا حکم ایسے ہی جیسے کوئی چیز و راثت میں دوبارہ واپس لوٹ آتے، لیکن اس کے جائز ہونے میں شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی جیلہ نہ ہو، مثلاً زکاۃ دینے ہوئے یہ شرط نہ لگائے کہ اپنا فطرانہ یا زکاۃ واپس اسی کو دے۔" ختم شد

اسی طرح "مطلوب اولی النی" (2/114) میں ہے کہ :

"غیر شخص اپنا فطرانہ اور زکاۃ ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس نے اسی غریب کو اپنا فطرانہ یا زکاۃ دی ہے؛ یعنی فقیر کسی سے زکاۃ یا فطرانہ وصول کر کے اسی کو اپنی زکاۃ یا فطرانے کے طور پر واپس دے دے؛ یہ اس لیے جائز ہے کہ جب حکمران نے یا غریب نے فطرانہ یا زکاۃ وصول کر لی تواب یہ دینے والے کی ملکیت سے نکل گی، اور اب دینے والے کو کسی اور سبب کی بنا پر واپس وہی چیز مل گئی ہے، تو اس کا حکم ایسے ہی جیسے کوئی چیزو را شست میں اسے دوبارہ واپس مل جائے۔۔۔ کتاب کی تفہیق کرنے والے کا کہنا ہے کہ : بشرطیکہ اس میں کوئی جید نہ ہو، یعنی اس انداز کو اپنانے کا مقصد فطرانہ یا زکاۃ روکنا نہ ہو، تو پھر یہ طریقہ بھی دیگر تمام حیلوں بہانوں کی طرح حرام ہو گا۔" ختم شد

اس بنابرہ :

اگر بستی کے تمام بسا غریب ہیں، تاہم کسی غریب کے پاس اتنا ناج موجود ہے جو کہ اس کی اور اس کے اہل خانہ کی عید کے دن اور رات کی ضروریات سے زیادہ ہے، تو پھر وہ اپنا فطرانہ بستی کے غریبوں کو دے گا، اور اگر بغیر شرط لگائے کوئی اور شخص اسے اپنا فطرانہ دے تو وہ لے لے، اور اگر کوئی بھی اسے اپنا فطرانہ نہیں دیتا تو اس کی طرف سے واجب اداہ گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے عطا کر دے گا۔

واللہ اعلم